یوم ولادت

حضرت فاطمہ زہرا (س) کے موقع پر خواتین عالم کے نام آیت اللہ محمد علی تسخیری کا پیغام

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ☆ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ☆ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ☆

حضرت جبرئیل امینؑ نے پیغمبر اکرمؐ کو حضرت فاطمہ (س) کی ولادت کی بشارت دی۔ ملائکہ آسمان پر ایک نور چمکا۔ رسول امینؐ نے اپنی پیشانی سجدہ میں رکھ دی اور خداوند عالم کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس میں محو ہوگئے۔

جلوۂ نور خداوندی اور مظہر جلال و جمال الٰہی حضرت فاطمہ (س) نے اپنے مبارک وجود کے نور سے پوری کائنات کو روشن و منور کردیا۔ دنیا کے عظیم الشان مسلمانوں بالخصوص دنیا کی تمام خواتین کو، اس نور و برکت کی ولادت مبارک ہو۔

خداوند عالم اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اچھے اور برے انسانوں کے نمونوں کا انتخاب خواتین کے درمیان سے فرماتا ہے اور ایک جگہ پر فرعون کی زوجہ آسیہ کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

"ضَرَبَ اللهُ مَثَلاً لِلَّذِيْنَ،،.......فِي الْجَنَّةِ."

(سورہ تحریم. آیت ۱۱. ۱۰)

اس عظیم خاتون نے دنیا کی ترک بھڑک سے کوئی سروکار نہیں رکھا تھا اور اپنی نظریں بہشتی گھر پر جما رکھی تھیں۔

دوسری جگہ خواتین کے درمیان شرمناک، کج رفتار اور برے نمونوں کی حیثیت سے وہ نوحؑ اور لوطؑ کی زوجہ کا تعارف کراتا ہے۔ لیکن اہم اور غور طلب بات تو یہ ہے کہ مومنین کے لئے نمونہ اور مثالی انسان کا تعارف کراتے وقت نگاہ قدرت ایک عورت ہی کو انتخاب کرتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جملہ نیک خواتین کو حضرت زہرا (س) کی خدمت گزاری کا شرف و افتخار حاصل رہا ہے کیونکہ "ان ابنتی فاطمة سيدة النساء العالمين۔"

یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ خداوند عالم کی نظر میں عورتوں کے فرائض اور ان کی ذمہ داریوں کی بڑی اہمیت ہے اور خداوند عالم کے اس گرانقدر ارشاد "هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ،، کا مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم مرد و عورت کو انسانی زندگی میں ایک دوسرے کی تکمیل کا وسیلہ بنا کر پیش کرتا ہے اور انسانی تکامل، اطاعت و بندگی معبود اور دین خداوندی کی حفاظت و پاسبانی میں عورت کو مردوں کی صف میں کھڑا کردیتا ہے اور اس کو اس عظیم عہدہ و مرتبہ پر پہونچنے کے لائق سمجھتا ہے کہ رضا و خوشنودیٔ فاطمہ، درحقیقت رضا و خوشنودیٔ خداوندی کا درجہ حاصل کرلیتی ہے اور پیغمبر اکرمؐ کا یہ ارشاد "ان الله ليغضب لغضب فاطمة ويرضى لرضاها،، اس کی واضح دلیل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ خداوند عالم نے اپنی اس مطیع و صالح اور محو عبادت و بندگی خاتون کو ایک ایسی عالمہ کا درجہ عطا فرمایا جو تا قیام قیامت کائنات اور کائنات میں رونما ہونے والے حالات و حوادث سے باخبر ہو۔ یہ گرانقدر و بے مثل عابدہ، صاحب امتیاز عارفہ و زاہدہ اور زنان عالم و خواتین جنت کی سیدہ و سردار خاتون ایسی خطیبہ ہیں جس نے اپنے عدیم المثال خطبہ میں خداوند عالم کی ایسی حمد و ثنا فرمائی جس نے پوری دنیا کو محو حیرت کردیا۔

انسانیت کے اس جلوۂ درخشاں نے اپنے اس پر مغز اور اہم خطبے میں دنیا والوں کو

حقیقت رسالت اور رسول مقبولؐ کے مقام و مرتبہ کی طرف متوجہ کردیا اور ان پر یہ حقیقت بھی واضح کردی کہ پیغمبر اکرمؐ کی رحلت کے بعد دین مبین اسلام اور امر الٰہی کے سلسلے میں مسلمانوں کے فرائض کیا ہیں۔ اپنے اس فصیح و بلیغ خطبے میں معصومۂ عالم (س) نے یہ واضح کردیا کہ اوامر و نواہی الٰہی فقط رسول خدا کی حیات تک کے لئے مخصوص نہ تھے بلکہ دین مبین اسلام، وحی خداوندی اور احکام الٰہی میں قیامت تک کسی تبدیلی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

چنانچہ اس بے مثل نور کے سایہ میں خاندان وحی و رسالت نے دین خداوندی کی حفاظت و پاسداری کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھائی۔

اس غیرت دار مجاہدہ نے اپنا بچپن والد بزرگوار کے ساتھ عظیم عالمی اور مسلسل جدوجہد کی حالت میں بسر کیا اور شہر مکہ اور شعب ابی طالب میں مصائب و آلام کو بڑی ثابت قدمی کے ساتھ تحمل کرتی رہیں۔ اس کے بعد مدینہ میں وہ ایک ایسے مرد کامل کی زوجہ و شریک زندگی بنیں جس نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ جہاد فی سبیل اللہ میں بسر کیا۔

اگرچہ پیغمبرؐ کی اس چہیتی بیٹی کی زندگی بہت مختصر تھی لیکن ان کی زندگی کا ہر لمحہ زہد و عبادت، جہاد و مبارزہ اور قرآن و نبوت و عترت کے دفاع میں بسر ہوا۔

پس صدیقۂ طاہرہ (س) کے نقش قدم پر چلنے والی دنیا کی تمام مسلمان خواتین کو چاہیے کہ دنیائے بشریت کی اس عظیم الشان خاتون سے زہد و تقویٰ، جہاد و مبارزہ اور انسانیت و حق پسندی کا درس حاصل کرتے ہوئے، اسلام کے سلسلے میں موجود غلط فہمیوں کو دور کرنے میں پیش قدمی سے کام لیں۔

آج دنیا کے ہر گوشے میں بالخصوص افغانستان میں، خواتین مختلف النوع مظالم اور مصائب و آلام میں گرفتار ہیں۔ اور یہ مظالم و مصائب دین مبین اسلام اور انسانی مسائل کے سلسلے میں غلط فہمیوں کا نتیجہ ہیں اور ان مظلوم و ستم رسیدہ مسلمان خواتین کی نجات و آزادی اس وقت تک ممکن نہ ہوگی جب تک ساری دنیا کی مسلمان عورتیں ان کی طرف متوجہ نہ ہوجائیں۔

موجودہ دنیا ثقافتی حملات کی دنیا ہے اور دنیا کی وسعت طلب طاقتیں ان حقیقی ثقافتی قدروں اور معیاروں کے خلاف نبرد آزما ہیں جو حقیقی اور منطقی بنیادوں پر قائم ہیں۔ یہ وسعت طلب سامراجی طاقتیں اور ان کے ایجنٹ اقوام عالم کو خود اعتمادی اور یقین کی دولت سے محروم کردینا چاہتے ہیں۔ اس وقت ان کے ہاتھوں میں قلم کا اسلحہ اور ابلاغ عامہ کا وسیلہ ہے، ان کا نشانہ انسانی فکر اور رائے عامہ ہے اور ان کا مقصد تمام اقوام عالم پر تسلط حاصل کرنا ہے واضح رہے کہ جو چیزیں خوفناک جنگوں کے ذریعہ نہیں حاصل کی جاسکتی ہیں، وہ ثقافتی غلامی کے بندھنوں کے ذریعہ بہ آسانی حاصل ہوسکتی ہیں اور اسی وجہ سے غنی و حقیقی اسلامی ثقافت پر چاروں طرف سے کئے جانے والے حملات کا لامتناہی سلسلہ اپنے شباب پر ہے۔ کیونکہ اسلام دشمنوں کو اس حقیقت کا بخوبی اندازہ ہے کہ اسلام عقیدہ و ایمان اور اعتماد و یقین پر ثابت قدم رہنے کا نام ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ اسلامی ثقافت و تہذیب و تمدن کی پیروی کے ارادہ میں اثر و رسوخ اور رخنہ اندازی کا مطلب ہے جہاد یعنی تباہ کن بیگانہ افکار و عقائد کے مقابلے میں ثابت قدم۔ اس ثقافتی ٹکراؤ میں سب سے پہلے دلچسپ و پُر فریب اور جھوٹے و بناوٹی مگر دلکش نمونوں اور ماڈلوں کی تیاری کو انتہائی، مفید و کارآمد وسیلہ سمجھا جاتا ہے تاکہ وہ فضیلت و حقیقت کے نمونوں کی جانشینی اختیار کرسکیں۔ اس سلسلے میں عورت کو ابتذال و پستی اور پوچی و بیہودگی کے بھنور میں گھسیٹنا اور ارزش و آزادی کے نام پر انہیں شیطانی مقاصد کے لئے استعمال کرنا ثقافتی حملہ آوروں بالخصوص مغربی وسعت طلب طاقتوں کا شرمناک ہتھکنڈہ رہا ہے تاکہ وہ ان معاشروں کو تباہی و بربادی سے دوچار کرسکیں جو اپنی دیرینہ قدروں پر راسخ اعتقاد و عقیدہ کے ساتھ ثابت قدم ہیں۔

یہ وسعت طلب سامراجی طاقتیں اور ان کے ایجنٹ اقوام عالم کو خود اعتمادی اور یقین کی دولت سے محروم کردینا چاہتے ہیں۔ اس وقت ان کے ہاتھوں میں قلم کا اسلحہ اور ابلاغ عامہ کا وسیلہ ہے، ان کا نشانہ انسانی فکر اور رائے عامہ ہے اور ان کا مقصد تمام اقوام عالم پر تسلط حاصل کرنا ہے